اعظم گڑھ تشریف آوری پر استقبالیہ نظم

بخدمت مہمان مکرم
حضرت مولانا عبدالقادر باقوی شافعی صاحب بھٹکلی
امام و خطیب ابوظبی امارات

بموقع آخری عشائیہ تقریب
در خانہ مولانا وسیم احمد قاسمی صاحب رحمت نگر
صدر جمعیۃ العلماء شہر اعظم گڑھ

بفرمائش.. شیخ محمد خالد اعظمی ترجمان و ایڈمن پاسبان علم و ادب

بقلم.. مولانا اسحاق ناصح حلیمی قاسمی صاحب کبیر نگری
استاذ مدرسہ ریاض العلوم گورینی

بتاریخ -:- 29 اپریل 2016 بروز بدھ

آئے ہیں مہمان بن کر عبد قادر باقوی
پاسباں کے ایک گوہر عبد قادر باقوی

سرزمین اعظمی پر آئے ہیں بن کر بہار
مرحبا اھلاً و سھلاً میہمانِ باوقار
آپ کی تشریف ارزانی ہے وجہِ افتخار
رشتۂ علم و ادب کو کر رہے ہیں استوار

صاحب محراب و منبر عبد قادر باقوی
آئے ہیں مہمان بن کر عبد قادر باقوی

شیخ خالداعظمی ہیں اس سفر کے میزباں
ہاں وہی جو پاسبان علم کے ہیں ترجماں
دیدہ ودل کو بچھا کر پھر رہے ہیں شادماں
اس سفرمیں آپ ہی ہیں رہنمائے کارواں

خوب خوش ہیں ساتھ رہکرعبدقادرباقوی
آئے ہیں مہمان بن کر عبد قادر باقوی

کی زیارت سرزمین علم کی ہےگھوم گھوم
اور ملے ہر موڑ پر ہی علم کے ماہ و نجوم

جامعہ اسلامیہ تا مدرسہ بیت العلوم
دیکھ کر آئے حسینیّہ بھی اور ریاض العلوم

علم کے شیدائی بن کر عبد قادر باقوی
آئے ہیں مہمان بن کر عبد قادر باقوی

لے چلا شوق طلب پھر سرزمین فیض عام
تھا ضیافت کا کٹولی میں بہت ہی اہتمام
اور حلیمیہ میں گزری پر تکلف ایک شام
عینوا میں بھی چلا پُرلطف ان کا دورِ جام

تھے اشاعت کے بھی در پر عبد قادر باقوی
آئے ہیں مہمان بن کر عبد قادر باقوی

حضرت مہمان پہونچے مدرسہ اصلاح پر
تھا سرائے میر ان کے واسطے مانند گھر
شیرواں پہونچے فقیہ شیرواں کے باغ پر
اور گورینی میں ملے کچھ پاسبانی باخبر

جون پُر سے بھی گزر کر عبد قادر باقوی
آئے ہیں مہمان بن کر عبد قادر باقوی

وقت کچھ بسی میں گزرا کچھ مظفر پور میں
اور پھر پہونچے ہیں وہ شہر مبارک پور میں
جامعہ احیاء کے بھی اُس گلشن پر نور میں
اشرفیہ کی عقیدت تھی دل غیور میں

پھر نہ کیوں پہونچیں وہاں پر عبد قادر باقوی
آئے ہیں مہمان بن کر عبد قادر باقوی

تھی تمنا دیکھ آئیں منبع علم و ہنر
ہوگیا پھر خیرآبادی سرزمیں کا بھی سفر
جانب ارض بلریاگنج جب دوڑی نظر
پایا صحنِ جامعہ وہ آلفلاحی برگ و بر

دیکھتے ہیں سب کو چکھ کر عبد قادر باقوی
آئے ہیں مہمان بن کر عبد قادر باقوی

روح مہمان مکرم کی ہوئی ہے مشکبار
سامنے آیا ہے جب شبلی کا وہ علمی دیار
یعنی وہ دار المصنف علم کا اک شاہکار
اور تحفیظ القراں میں خیر مقدم شاندار

خوش ہیں اس الفت کو پاکر عبد قادر باقوی
آئے ہیں مہمان بن کر عبد قادر باقوی

شہراعظم گڑھ میں پہونچے آپ جامعۃ الرشاد
ہے بسی دل میں چماواں کے عشائیّے کی یاد
اور اکرم شاہ گنجی کی وہ دعوت کا سواد
الفتِ بنجارے پور بھی کرگئی ہے دل کو شاد

رکھتے ہیں یادوں کا گٹّھر عبد قادر باقوی
آئے ہیں مہمان بن کر عبد قادر باقوی

راس آئی خوب منگراواں کی بھی آب وہوا
ایک شب منجیر پٹی میں بھی تھا خیمہ لگا
ہر جگہ تھے پاسبانی ماہ و انجم پُر ضیاء
سب نے مل کر میزبانی کا کیا ہے حق ادا

اس محبت سے ہیں ششدر عبد قادر باقوی
آئے ہیں مہمان بن کر عبد قادر باقوی

ہیں وسیمِ قاسمی وہ صاحب علم و ہنر
جن کا کاشانہ رہا ضیفِ مکرم کا مقَر

عزت و اکرام میں چھوڑی نہیں کوئی کسر
ان کی اس مہماں نوازی سے ہوا آساں سفر

گھ ر کو کرتے تھے منور عبد قادر باقوی
آئے ہیں مہمان بن کر عبد قادر باقوی

اس سفر میں ساتھ مہماں کے چلی باد نسیم
آخری تقریب ہے درخانۂ حضرت کلیم
الوداعی بزم میں بھی ہے یہاں لطفِ عمیم
دیکھ کر خوش ہیں یہ منظر دور سے عبدالعظیم

جارہے اپنوں میں رہ کر عبد قادر باقوی
آئے ہیں مہمان بن کر عبد قادر باقوی

ہ ے وسیم و محترم محبوب کا صد شکریہ
میزبانی کا جنہوں نے کر دیا ہے حق ادا
ساتھ خالد کا رہا از ابتدا تا انتہا
رب عطافرمائے سب کو خوب اور احسن جزا

در گزر ، ہو کچھ کمی گر ، عبد قادر باقوی
آئے ہیں مہمان بن کر عبد قادر باقوی

سات روزہ اس سفر کا ہو رہا ہے اختتام
پنج شنبہ کی صبح میں واپسی کا ہے نظام
آخری تقریب میں ہے پاسبانی ازدحام
آرزو ہے رخصتی مہمان کی ہو شادکام

جارہے آنے کا کہہ کر عبد قادر باقوی
آئے ہیں مہمان بن کر عبد قادر باقوی

یا الٰہی الفتِ للہ سے مہکے چمن
شاد اور آباد ہو یہ پاسبانی انجمن
نسبتِ علم و ادب پر یہ محبت کی لگن
ناصحا یہ رابطہ ہے باہمی رشک زمن

الوداع الفت کے خوگر عبد قادر باقوی
آئے ہیں مہمان بن کر عبد قادر باقوی